سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نشر واشاعت

(۲۰۰۱ء۔۲۰۰۷ء مطبوعہ کتب کا جائزہ)

حافظ محمود اختر*

پاکستان میں طبع ہونے والے ادبِ سیرت میں مختلف رجحانات سامنے آئے ہیں۔ان رجحانات واسالیب میں بہت سے مفید پہلوؤں کا اضافہ بھی ہوا ہے۔لہٰذا پیغامِ سیرت کی نشر واشاعت کے حوالے سے اِن کتب سیرت کے اسالیب، ان کے مقصدِ تحریر، ان کتب میں موجود غالب رجحان کے حوالے سے ان کا جائزہ لینا وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ چنانچہ زیرِ نظر مضمون میں ۲۰۰۱ء تا ۲۰۰۷ء کے دوران طبع ہونے والی چند کتبِ سیرت کا ایک مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

ا۔معجزاتِ نبوی کی بنیاد پر شانِ نبوت اور خصائص نبوی کا اثبات:

ایک رجحان تحریر یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی شانِ عالی اور مقام ومرتبہ، باقی ہادیان مذاہب کے مقابلے میں آپ کی امتیازی حیثیت، آپ ﷺ کے خصائص، برتری، اور آپ ﷺ کی قدر ومنزلت لوگوں کے دلوں میں بٹھانے اور آپ ؐ کی محبت میں گرم جوشی پیدا کرنے کے لئے آپ ؐ کے حسی اور معنوی معجزات کو بنیاد بنایا گیا ہے۔اس رجحان تحریر کی اثر پذیری ان لوگوں تک تو یقینی طور پر ہے جو آپ ﷺ سے والہانہ محبت وعقیدت رکھتے اور آپ ﷺ کو محبت وعقیدت کا محور سمجھتے ہیں۔لیکن جو شخص معجزات کی تاویل کرتا ہے اس کے لئے یہ رجحان کچھ زیادہ مؤثر نہیں ہوسکتا۔ اس رجحانِ تحریر کی مثال میں مندرجہ ذیل کتب شامل ہیں: ''معجزات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' (ا) از پروفیسر محمد اکرم مدنی، اور حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین (۴) از علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی، دو جلدوں میں ہے۔ حسن سراپائے رسول (۲) از ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ سیارہ ڈائجسٹ کا رسول نمبر (۳) جو معجزات نبی اکرم ؐ ہے اسے امجد رؤف خان نے مرتب کیا۔

* چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ وڈین کلیہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

۲۔ نبی کریم ﷺ کے بارے میں پیش گوئیوں پر مشتمل سیرت نگاری کا رجحان:

نبی اکرمؐ کی تشریف آوری کے بارے میں دیگر مذاہب کی کتب میں موجود پیشین گوئیوں پر مشتمل کتب بھی لکھی گئی ہیں۔ ان میں بعثت نبوی کی پیشن گوئیاں ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں (۵) از حافظ حقانی میاں، اس کتاب میں حوالہ جات موجود ہیں۔ ابن الاکبر الاظمی کی کتاب محمد ہندو کتابوں میں (۶)۔ بعثتِ نبوی پر مذاہب عالم کی گواہی۔ تحقیق وتحریر، شیریں زادہ خدوخیل، مطبوعہ ''الفیصل'' لاہور فروری ۲۰۰۶ء۔ ہندومت۔ بدھ مت۔ مجوسیت۔ یہودیت۔ عیسائیت۔ ان مذاہب کا مطالعہ اور بعثت نبوی پر اس کی گواہی۔ اس کتاب کا موضوع ہے۔ حوالوں کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ البتہ مختصر حوالہ جات اکثر جگہوں پر موجود ہیں۔ یہ کتاب عصری اعتبار سے بہت مفید کتاب ہے۔ ذکر محمدؐ آسمانی صحیفوں میں۔ تالیف وترجمہ محمد یحیٰ خان، سال طباعت ۲۰۰۵ء۔ صفحات ۳۲۴ کتب سابقہ میں نبی اکرمؐ کے تشریف لانے کے بارے میں پیشین گوئیاں۔ اس کتاب میں کہیں کہیں مختصر حوالہ جات موجود ہیں۔

۳۔ مقام محمدی اور دیگر مذاہب کے نظریات:

نبی اکرمؐ کے مقام ومرتبہ کے بارے میں دوسرے مذاہب کے لوگوں کے نظریات پر بھی کتب لکھی گئی ہیں۔ ان میں ایک محمد اکرم کمبوہ کی کتاب مقام رسول اپنوں اور غیروں کی نظر میں ہے (۷)۔ اس میں مختصر حوالہ جات دیئے گئے ہیں۔

حضرت محمدؐ، کیرن آرم سٹرانگ (۸)، ترجمہ: محمد عاصم بٹ سال طباعت: ۲۰۰۴ء۔ مصنفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مغربی مفکرین کا نقطہ نگاہ اور اہلِ کلیسہ کی اسلام کے بارے میں تنگ نظری پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ اہلِ مغرب، اسلام کے بارے میں متعصب رہے ہیں۔ مصنف نے اسلام کے مثبت پہلوؤں کو اجاگر کر کے مغربی اذہان میں اس کی تصویر مثبت بنانے کی کوشش کی ہے۔ مصنفہ نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے منسوب بہت سے ایسے واقعات جو کتابوں میں تغیر وتبدل اور تحریف کے نتیجے میں ان ہستیوں سے منسوب ہو گئے ہیں منظر پر لائی ہے جن پر عیسائی اور یہودی بات کرنے سے احتراز کرتے ہیں کیونکہ وہ قابلِ اعتراض ہیں۔ جبکہ نبی اکرمؐ جن کی زندگی کھلے روشن دن کی مانند ہے، کے بارے میں اعتراضات کرتے ہوئے تھکتے نہیں ہیں۔ مصنفہ نے نبی اکرمؐ کی ذات اقدس کے ساتھ گہری عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ اس نے اسلام کے موضوع پر اور کتابیں بھی لکھی ہیں۔

۴۔ نبی اکرمؐ کی ختم نبوت کے موضوع پر لکھی گئی کتبِ سیرت:

اس سلسلے میں ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی کی کتب خاتم النبیین (۹) قابلِ ذکر ہے۔ اس میں ختم نبوت کا مفہوم، عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور دلائل قرآن، حدیث اجماع صحابہؓ اجماع امت، مفسرین کرام کے اقوال کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔ دجال، جھوٹی مدعیان نبوت، مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائیاں، رسالت محمدی کے بارے میں مرزا قادیانی کے گھٹیا خیالات بیان کرنے کے بعد سپریم کورٹ آف پاکستان کے قادیانیوں کے بارے میں فیصلے، قومی اسمبی کی اس سلسلے میں قرارداد، مختلف مسلم ممالک میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے اور قادیانیت کو باطل مذہب قرار دینے کے حوالے سے معلومات بنیادی مآخذ کے حوالے سے پیش کی گئی ہیں۔ البتہ کتاب کے بارہویں باب کو عنوان باب کے مطابق بنانے کی ضرورت ہے۔ قادیانیوں کے اصل مآخذ کی بنیاد پر اس مذہب کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ عام مناظرانہ انداز سے ہٹ کر لکھی گئی ہے اسی طرح کی ایک کتاب دفاعِ ختم نبوت ہے یہ مولانا منظور احمد چنیوٹی کی تقاریر ہیں جو مولانا محبوب احمد نے مرتب کی ہیں۔

۵۔ مسلکی نقطہ نگاہ اور سیرت نگاری:

کتب سیرت النبیؐ کا ایک رجحان تحریر یہ ہے کہ نبی اکرمؐ کے بارے میں مسلکی نقطہ نگاہ دوسروں کے لئے قابلِ قبول بنانے، اس کے اثبات اور دوسروں کے نقطہ نگاہ کی تردید کے لئے واقعاتِ سیرت نبویؐ کی تشریح وتوضیح کی جائے۔ یہ رجحان تحریر بھی صرف مسلمانوں اور پھر مسلمانوں میں سے ایک طبقہ یا مسلک کے نقطہ نگاہ پر اس طبقہ کے لوگوں کو مزید پختہ کرنے اور نبی اکرمؐ کے بارے میں ایک مخصوص مسلکی نقطہ نگاہ کو مزید راسخ کرنے کے لئے تو محدود حد تک مفید ہوسکتا ہے لیکن سیرت کے آفاقی ابلاغ کے لئے یہ رجحان تحریر کسی طرح نتیجہ خیز نہیں ہوسکتا۔ پھر جب یہ پہلو بھی ذہن میں رکھیں کہ اس انداز سے پیش کیا گیا نقطہ نگاہ، اختلافی نقطہ نگاہ بھی ہے اور دوسرے مسلک کے علماء اس نقطہ نگاہ کی تردید میں لکھ رہے ہوں تو پھر تو یہ اسلوبِ تحریر اور منہج سیرت نگاری کچھ زیادہ مؤثر نہیں اور پرکشش نہیں رہ جاتا۔ اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی بجا ہے کہ مختلف مسالک کے نقطہ نگاہ کی تائید کیلئے سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے جو کچھ لکھا گیا وہ بھی ایک طرح سے سیرت طیبہ کے کسی نہ کسی گوشہ کو منظر عام پر لانے کا ذریعہ ہے۔

اس انداز کی کتب میں ادارہ منہاج القرآن، لاہور سے طبع ہونے والی ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی وہ کتب ہیں جو دراصل ان کے مختلف خطابات پر مبنی ہیں اور ان کی تدوین وترتیب اور حوالہ کا کام دوسرے حضرات نے سرانجام دیا ہے۔ اس ادارے سے طبع ہونے والی کتابوں میں اگرچہ مسلکی نقطہ نگاہ کی تائید واثبات شامل ہے لیکن مسلکی عقائد کے اثبات کے لئے لکھی گئی دیگر کتب کے مقابلے میں ان میں بظاہر کچھ اعتدال اور مثبت مقاصد کا ذکر

کیا گیا ہے۔ اس رجحان پر مبنی مندرجہ ذیل کتب مثال کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں:

''عقیدہ علم غیب'' از ڈاکٹر محمد طاہر القادری (مطبوعہ 2001ء): اس کتاب کو محمد علی قادری نے مرتب کیا۔ بنیادی طور پر ڈاکٹر طاہر القادری کے خطاب پر مبنی ہے۔ مرتب لکھتے ہیں کہ عقیدہ رسالت کو لوگوں نے مناظروں اور مباحثوں کا موضوع بنا دیا ہے جو شانِ رسالت کے منافی ہے۔ کتاب میں بریلوی عقائد کے مطابق مسئلہ علم غیب کی توضیح کی گئی ہے۔ لیکن دیباچے میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اللہ نے حضور اکرمؐ کو'' ماکان ومایکون'' کا علم دیا۔ ماضی کی باتیں بھی بتائیں اور مستقبل کی خبریں بھی دیں۔ لیکن آپؐ کے اس علم کی نسبت اللہ کے علم کے ساتھ ایسی ہے، جو ایک قطرے کو ایک بحرِ بے کنارہ سے ہوتی ہے۔ اللہ کا علم محیط ہے حضورؐ کا محاط۔ حضورؐ کا علم عطائی ہونے کی وجہ سے حادث ہے۔ اللہ کا علم ذاتی، قدیم اور غیر متناہی ہے۔

''شان مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ'' (مطبوعہ ۲۰۰۵ء) از مولانا غلام حسن قادری: میں مسلکی رجحانات وعقائد کے اثبات کے لئے واقعات سیرت کی توضیح وتوجیہہ کی گئی ہے۔ اس میں نامکمل حوالہ جات دیئے گئے ہیں۔ حیات جان کائنات از علامہ خالد محمود: بقول مؤلف، اس کتاب میں حضور اکرمؐ کی دائمی، سرمدی اور ابدی حیات مبارکہ کا بیان۔ امت کے احوال پر آپؐ کی توجہات تصرفاتِ باطنی پر قرآن، حدیث اور اکابرین امت کے اقوال سے بقول مؤلف ناقابلِ تردید دلائل مہیا کئے گئے ہیں۔ ''شہرِ مدینہ اور زیارت رسولؐ (خصائص وفضائل'' از ڈاکٹر طاہر القادری (مطبوعہ ۲۰۰۲ء) اس کتاب میں مدینہ طیبہ کے فضائل وامتیازات اور زیارت نبوی کے ساتھ ساتھ مسلکی نقطہ نگاہ کے حق میں دلائل دیئے گئے ہیں۔

۶۔ اظہارِ عقیدت ومحبت کے تحت لکھی گئی کتب سیرت:

کتب سیرت میں ایک بہت بڑی تعداد ایسی کتابوں کی ہے جو ان کے مؤلفین کے اس شوق ہی کی تکمیل ہیں کہ مؤلف سیرت نگاروں کی صف میں اپنے آپ کو شامل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کتابوں میں سے بیشتر میں کسی طرح کا حوالہ دینے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی گئی اور نہ ہی سیرت کے کسی واقعہ سے کوئی نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان کتب کا مقصد مذکورہ بالا مقصد کے علاوہ نبی اکرمؐ سے محبت کا اظہار یا سیرت کے واقعات کی کتاب کی شکل میں اشاعت ہے۔ بعض کتب میں حوالہ اس حد تک موجود ہیں کہ محض کتاب یا اس کے صفحہ کا ذکر کر دیا ہے۔ اس قسم کی کتب میں ''جب حضور ﷺ آئے'' (۱۰) از محمد متین خالد (مطبوعہ ۲۰۰۱ء)۔ صفحات ۲۵۶ ہے۔ اس کتاب میں معروف اہل علم کی حضور اکرمؐ کی تشریف آوری کے بارے میں منتخب تحریریات شامل ہیں تاکہ ہر صاحب عشق ان تحریرات کے مطالعہ سے ایمانی لذت حاصل کر سکے۔

''جلوۂ فاران'' از عنایت اللہ سبحانی، ''ادائیں محبوب کی'' از محمد جمیل زینو ترجمہ محمد عباس انجم گوندلوی، ''قصے محبوب کبریا کے'' از پروفیسر خالد پرویز، ''حب رسولؐ کے تقاضے اور ہم'' از عبدالقدوس پاس، ''ترجمان الحدیث'' از مولانا محمد اسجد قاسمی ندوی، ''خصائص النبیؐ'' از حافظ زاہد علی، ''قرآن جہاد اور آنحضورؐ کی جنگی حکمتیں'' (۱۱) از پروفیسر خالد پرویز (۲۰۰۲ء)۔اس کتاب میں حضورؐ کی جنگی حکمت عملی اور عصرِ حاضر کے تقاضے کے عنوان سے ایک جدت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔اس طرح کی کتابوں میں رسول اکرمؐ کا دستر خوان از شیریں زادہ خیل ہے اس میں آپؐ کے پسندیدہ کھانے کھانے کے آداب، کھانے میں آپؐ کے معمولات بیان کئے گئے ہیں۔مولانا طارق جمیل کی کتاب رسول اللہ کی عظمت (۱۳) میں نبی اکرمؐ کی سنتوں پر عمل کے لئے جذباتی پیرائے میں سیرت طیبہ کا بیان کیا گیا ہے۔محمد صادق قصوری کی کتاب افضل الرسل میں آپؐ کے فضائل و امتیازات بیان کئے گئے ہیں۔صوبائی محکمہ اوقاف کے مقابلہ کتبِ سیرت میں شامل مندرجہ ذیل کتابیں شامل تھیں:

رسول اکرمؐ کا اسلوب انقلاب از تسنیم کوثر۔ یہ کتاب کسی تحقیقی یا تخلیقی رجحان سے خالی اور روائتی قسم کی کتاب ہے۔قرن اول میں فنِ سیرت نگاری۔ مؤلفہ، مسرت شوکت چیمہ۔اگرچہ اپنی موضوع کی مناسبت سے اردو میں ایک اچھا اضافہ ہے لیکن اس میں تحقیق وتخلیق کے اعتبار سے فقدان ہے۔ ان مقابلوں میں سید المرسلین بزبان قرآن از سید افتخار حیدر، نبی رحمت محمد از محمد سلیم گل، تاجدار مدینہ از چوہدری گلزار محمد گلزار، بعد از خدا بزرگ توئی، سجاد احمد قریشی شامل تھے۔ یہ سب کتابیں روایتی قسم کی سیرت نگاری پر مبنی ہیں اور حوالہ جات خال خال ہیں۔ بعد از خدا بزرگ توئی میں مسلکی نقطہ نگاہ کو ثابت کرنے کی طرف اصل توجہ ہے۔مولانا عاصم زبیر ہاشمی کی کتاب سیرت نبوی کے درخشاں پہلو (۱۴) کو دوسرا انعام ملا۔مولانا غلام رسول شوق چشتی نظامی کی کتاب آداب رسول کو تیسرا انعام ملا۔

۷۔فرہنگ، اٹلس وغیرہ

سیرت نگاری کا ایک اسلوب سیرت طیبہ سے متعلق مختلف اصطلاحات، اسماء، اماکن وغیرہ کی مختصر فرہنگ تیار کی گئی ہیں۔اس اسلوبِ تحریر سے جہاں مؤلف کے سیرت طیبہ سے لگاؤ کا پتہ چلتا ہے وہاں سیرت النبیؐ کو سمجھنے میں سہولت بھی میسر آتی ہے اس انداز سے لکھی گئی چند اہم کتب مندرجہ ذیل ہیں:

اٹلس سیرت نبویؐ، تالیف: ڈاکٹر شوقی ابوخلیل، ترجمہ از شیخ الحدیث حافظ محمد امین، توضیح و اضافہ محسن فارانی، ناشر: دارالسلام، سال طباعت: ۱۴۲۴ھ۔ یہ کتاب ڈاکٹر شوقی ابوخلیل کی تالیف اطلس السیرۃ النبویہ کا اردو ترجمہ ہے۔اس میں سیرۃ طیبہ کے واقعات غزوات اور سرایا کو چار رنگوں کے نقشوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔مقامات و اماکن کی رنگین تصاویر اور اضافی توضیحات وتشریحات دی گئی ہیں۔ یہ کتاب بڑی عرق ریزی سے تیار کی گئی

ہے۔ پاکستان میں کتاب کا اردو ترجمہ کرنے کے دوران عربی ایڈیشن کے مقابلے میں کئی ایک اصطلاحات کی گئی ہیں۔ عربی متن کے مقابلے میں اضافی و تاریخ توضیحات شامل کرنے اور متن اور نقشوں میں پائی جانے والی بعض اغلاط کی تصحیح اور اشکالات دور کرنے کے بعد اس کی افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اضافی توضیحات و تشریحات میں مقامات و اماکن، ہر سریہ کے امیر کا نام، عُمالِ نبوی اور ارتداد کے استحصال کے لئے بھیجے گئے وفود کے سالاروں کا تعارف شامل کیا گیا ہے۔ اردو ایڈیشن میں حضرت ابراہیمؑ کی جائے پیدائش عام طور پر مشہور ''اور'' کی بجائے ''کوثی'' کا مستند حوالوں سے تعین کیا گیا ہے۔ اطلس سیرت النبویہ (۱۵) کے عربی ایڈیشن میں نبی کریمؐ کے ہجرت کے راستے کے بیان میں غلطی تھی اسے درست کیا گیا ہے۔ اس کے مقابلے میں ایک صحیح نقشہ شامل کیا گیا ہے۔ جزیرہ نما عرب کی جدید سیاسی تقسیم کے حوالے سے ایک نقشہ شروع میں دیا گیا ہے۔ عہد نبویؐ کے بحرین اور موجودہ بحرین کا فرق کرنے کے لئے ایک الگ نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ حرم مکی اور مسجد نبویؐ کے رقبوں میں مختلف زمانوں میں ہونے والی توسیعات کو واضح کرنے کے لئے دو نئے رنگین نقشے پیش کئے گئے ہیں۔ کتاب بہت ہی زیادہ ایمان افروز ہے اور مصنف کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔

فرہنگ سیرت (۱۶) از سید فضل الرحمٰن میں سیرت طیبہ میں ذکر ہونے والے تقریباً تین ہزار الفاظ، مقامات و شہروں، شخصیات، پہاڑوں چشموں، قبائل اور تیس نقشوں پر مشتمل ہے۔ اعلام، اماکن، قبائل، غزوات، سرایا، دریا، وادیاں، پہاڑ، راستے، پتھر، کھانے، پھول، کنویں، سکے، جانور، قلعے، بت، میدان، گھاٹیاں، پیمانے، درخت، تالاب، برتن، کاہن اور کتبوں وغیرہ کے بارے میں مختصر معلومات مہیا کی گئی ہیں۔ مؤلف کی محنت کا اندازہ اسی سے کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ایک نام ''مالک'' کے ذیل ۴۱ اعلام کا سعد کے تحت ۳۵ اعلام کا، عامر کے ذیل میں ۳۲ اعلام، عمرو کے ذیل میں ۳۱ اعلام کا عوف کے ضمن میں ۲۶ اعلام کا، ربیعہ کے ضمن میں ۲۳ اعلام کا حارث کے ضمن میں ۲۳ اعلام کا، ثعلبہ کے ذکر میں ۲۱ اعلام کا، کعب کی فرہنگ میں ۱۹ اعلام کا مختصر تعارف کرایا ہے۔ مصنف نے معتبر مآخذ کی مدد سے نہایت احتیاط کے ساتھ اختصار کے ساتھ قلم اٹھایا ہے۔

فرہنگ سیرت میں ان محدثین، مؤرخین اور سیرت نگاروں پر بھی حاشیہ لکھا گیا ہے جن کی کتابوں سے سیرت مغازی فتوحات، رجال روایت و احادیث و اخبار سے متعلق علوم و معارف کے بارے میں بیش قیمت مواد ہم تک پہنچتا ہے۔ فرہنگ سیرت میں سیرت طیبہ سے متعلق ۳۰ نقشے شامل ہیں۔ یہ بڑی محنت سے تیار کئے گئے ہیں۔ ۸ نقشے غزوات نبویؐ سے، ۴ سرزمین انبیاء و اقوام قدیم سے ۴ عرب قبائل اور ۳ نقشے قریش کے تجارتی راستوں، حجاز کے باز اور ادبی میلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ دیگر نقشہ جات بھی سیرت کے واقعات کی عکاسی کرتے ہیں۔ مصنف نے

بڑی محنت شاقہ کے بعد بعض چھپے ہوئے حقائق اور دلچسپ انکشافات کئے ہیں مثلاً ابوالحرث جناب عبدالمطلب کی کنیت تھی۔ بحیرہ راہب کا نام جرجیس تھا۔ ام حبیبہ کا اصل نام رملہ تھا۔ لبانہ حضرت عباس کی اہلیہ تھیں اور ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کے بعد اسلام لانے والی دوسری خاتون تھیں۔ ابوامیہ بن مغیرہ وہ شخص ہے جس نے یہ مشورہ دیا تھا کہ کل صبح جو شخص سب سے پہلے کعبہ میں آئے گا وہ حجرِ اسود کی تنصیب کرے گا۔ ابوکرش، جو بدر میں لوہے میں ڈوبا ہوا آیا تھا اور حضرت زبیرؓ نے اس کی آنکھ میں تیر مار کر اسے ہلاک کیا تھا۔ ایک مسئلہ یہ بھی حل کیا گیا ہے کہ خصوصاً اردو مآخذ سے سیرت طیبہ کرنے والوں کو یہ مشکل بھی پیش آتی ہے کہ سیرت میں جن مقامات وغیرہ کا ذکر ملتا ہے ان کے تلفظ اور ادائیگی میں اکثر غلطی لگ جاتی ہے۔ اس اعتبار سے بھی ایک ڈکشنری مرتب کرنا ضروری تھا۔ تمام الفاظ پر اعراب لگائے گئے ہیں تاکہ صحیح تلفظ ادا ہو سکے۔ (یہ کتاب زوار اکیڈمی کراچی (پہلا ایڈیشن ۲۰۰۳ء) سے شائع ہوئی۔)

۸۔ سیرت کا انسائیکلوپیڈیا

اس طرح کی کتابوں ایک انسائیکلوپیڈیا سیرت النبیؐ (۱۷)، مرتب: سید عرفان احمد، ناشر زمزم پبلشرز، نزد مقدس مسجد، اردو بازار، کراچی، صفحات ۴۷۴، سال طباعت: ستمبر ۲۰۰۲ء۔ نبی اکرمؐ کی حیات طیبہ، انبیائے کرام، صحابہ کرامؓ، محدثین عظام کے مختصر سوانح کے بارے میں ایک ہزار کے قریب عنوانات حروفِ تہجی کی ترتیب میں مرتب کئے گئے ہیں۔ اس میں تمام معلومات ردیف دار الف با کی ترتیب میں دی گئی ہیں۔ مثلاً حضرت آمنہؓ کے بارے میں معلومات ''آ'' کے تحت ملیں گی۔ غزوۂ بدر کے بارے میں بدر کے عنوان کے تحت دیکھا جا سکتا ہے۔ اگرچہ کہیں کہیں مکمل حوالہ بھی دیا ہے لیکن اس کا التزام نہیں کیا گیا۔ کسی جگہ حوالہ جات موجود نہیں ہیں۔ کہیں کہیں نامکمل حوالہ میں صرف کتاب کا نام لکھ دیا ہے۔ یہ مؤلف کی سیرت النبیؐ سے محبت کا اظہار تو ہے اور سیرت طیبہؐ پر کچھ جاننے کے خواہش مند کے لئے تو کتاب مفید ہے لیکن علمی حیثیت اسی وقت حاصل ہو گی جب بات حوالے کے ساتھ کی جائے۔ اسی طرز کی مسعود مفتی کی سیرت رسول اللہ کا مکمل انسائیکلوپیڈیا ڈاکٹر ذوالفقار کاظم کی کتاب محمد عربی انسائیکلوپیڈیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے بارے میں مختصر جوابات پر مشتمل ہیں۔

۹۔ اسوۂ نبوی کی پیروی کی داعی کتبِ سیرت:

سیرت نگاری کا ایک اسلوب یہ ہے کہ پیغام سیرت کو مستند مآخذ کی مدد سے عام کرنے کے لئے واقعاتِ سیرت تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ ان کتب میں اگرچہ واقعات سیرت کے بیان کے بعد کوئی تحقیقی، تخلیقی یا اطلاقی انداز تو اختیار نہیں کیا گیا بلکہ مؤلف کے پیشِ نظر یہی بات ہے کہ پیغامِ سیرت کو عام کیا جائے۔ اس سلسلہ

میں خطباتِ سیرت (۱۸) از ڈاکٹر سید سلمان ندوی (ناشر: اقبال احمد قریشی، سن اشاعت: ۲۰۰۱ء)۔ سید سلمان ندوی کے ۹ خطبات ہیں۔ پہلے خطبہ میں سیرت النبیؐ کی اہمیت۔ سیرت کے مآخذ تاریخ اور سیرت کا فرق وغیرہ موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ دوسرا خطبہ پہلی وحی اور اس کے اثرات۔ تیسرا خطبہ قریش کی طرف سے شدید مزاحمت کی وجوہات اور نبی اکرمؐ کے سفرِ طائف سے امت کے لئے سبق کے موضوع پر بحث کی گئی ہے۔ معراج نبوی، ہجرت مدینہ، میثاق مدینہ، غزوات نبوی، صلح حدیبیہ کے موضوعات پر لیکچر دیے گئے۔ ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی کتاب وحی حدیث میں واضح کیا گیا ہے کہ اسوہ نبویؐ دراصل قرآن کریم کی عملی تشریح ہے۔ کتاب کا بنیادی مقصد اور رجحان یہ ہے کہ اسوہ نبوی کی پیروی کی جائے اس میں قرآن مجید پر بھی عمل ہو جائے گا اور نبی اکرمؐ کی اتباع بھی ہو جائے گی۔ اس انداز کی کتابوں میں سیرتِ رسول قرآن کے آئینے میں از عبدالغفور راشد بھی شامل ہے۔

سیرت خاتم النبیینؐ (۱۹) از حکیم محمود ظفر، مطبوعہ ۲۰۰۶ء ناشر ''تخلیقات'' لاہور۔ صفحات ۹۳۶۔ اس کتاب میں قبل از اسلام عربوں کی حالت سے ہجرت مدینہ تک کے واقعات ابواب بندی کے بغیر بیان کیے ہیں اس کے بعد ہجرت کے بعد کے واقعات ۹ھ تک سال بہ سال بیان کئے ہیں۔ کتاب کا بنیادی مقصد سیرت النبیؐ پر مستند مآخذ کی بنیاد پر ایک عام قاری کے لئے تفصیلات مہیا کرنا ہے اس میں واقعات وحوادث کے بارے میں تحقیقی، اطلاقی، تجزیاتی انداز موجود نہیں۔ مسائل حاضرہ سے بھی بحث نہیں کی گئی۔ کتاب میں سیرت وحدیث کیمستند مآخذ سے سیرت طیبہ کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ جو سیرت طیبہ کے بہت سے گوشوں کو نمایاں کرتے ہیں۔ اس کتاب میں ایک منفرد بات یہ ہے کہ مؤلف کے بقول واقعہ افک حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حوالے سے پیش نہیں آیا بلکہ یہ کسی اور کا واقعہ ہے۔ اس روایت کے ضمن میں انہوں نے امام زہری پر شدید الفاظ سے تنقید کی ہے یہ تنقید محلِ نظر ہے کہ اگر امام زہری پر اس شدید انداز سے تنقید کی جائے تو تدوین حدیث کی تاریخ مشکوک ہو جاتی ہے۔ مزید یہ کہ مولف کتاب جیسی معتبر شخصیت سے امام زہری پر تنقید سے منکرینِ حدیث اور اس قبیل کے دیگر لوگ شہ حاصل کریں گے۔

اس انداز پر لکھی گئی ایک اور کتاب ''سیرت طیبہ رحمت دارین'' (۲۰) از طالب الہاشمی ۲۰۰۴ء ہے۔ اگرچہ اس کتاب کا انداز روایتی ہی ہے لیکن اخلاق عالیہ کو اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ اخلاق نبویؐ کی رفعت وکمال کا پہلو اجاگر ہوتا ہے۔ قاری کے ذہن میں آپؐ سے محبت اور آپؐ کی عظمت جاگزیں ہوتی جاتی ہے۔ اس کتاب کا مقصد سیرت کے پیغام کو عام کرنا ہے۔ کتاب میں مولف کی ادبی صلاحیتیں نمایاں دکھائی دیتی ہیں۔ یہ کتاب ۸۶۴ صفحات کی اس کی ایک جلد میں ہے۔

اس اسلوب پر لکھی گئی ایک کتاب ''سیرۃ الامام الانبیاء'' از السید منیر قمر ترجمہ شدہ از حافظ ارشاد الحق

(مطبوعہ ۲۰۰۴ء) ہے۔فرمان رسول نمبر (سیارہ ڈائجسٹ) مدیر: امجد رؤف خان، پانچواں ایڈیشن: ۲۰۰۲ء۔اس میں حسن نیت، حسن ایمان، حسن معاملہ، حسن عبادت، حقوق العباد، حسن اخلاق، تعمیر سیرت و کردار کے موضوعات پر فرامین نبوی یکجا کیے گئے ہیں۔عام قاری کے لئے مطالعہ سیرت کے لئے معاون ہے۔حافظ زاہد علی کی کتاب پیغمبر اسلام اور اخلاق حسنہ (۲۱)، ۲۰۰۶ء کے صوبائی مقابلہ سیرت میں شامل کتاب ہے۔کتاب میں نبی اکرمؐ کے اخلاق حسنہ بنیادی کتب سے پیش کیے گئے ہیں۔اکثر حوالہ جات نامکمل ہیں۔جس محنت سے کتاب لکھی گئی ہے اگر عصری مسائل کے حوالے سے سیرت کا اطلاق کیا جاتا تو کتاب عصری افادیت میں کہیں بڑھ جاتی۔

''محمد رسول اللہ'' ۔ایک آفاقی پیغمبر (۲۲)، مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم رانا۔مطبوعہ بیکن بکس، ملتان۔باقی کتاب میں تو ملے جلے ماٰخذ کی روشنی سیرت طیبہ کا مختصر تعارف کروایا گیا ہے لیکن اس کا آٹھواں باب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک آفاقی پیغمبر (تکمیل اخلاق وشریعت) بہت عمدہ ہے۔رسول رحمت، ڈاکٹر سلام الدین نیاز بھی اسی انداز کی کتاب ہے۔

۱۰۔منفرد انداز پر لکھی گئی کتب

''انقلاب مکہ''، سیرت نبوی، نزول قرآن کی روشنی میں، (مؤلف: الطاف جاوید، فکشن ہاؤس، لاہور، سال: ۲۰۰۲ء، صفحات: ۵۰۷)۔اس کتاب میں انفرادیت کا یہ پہلو ہے کہ اسلام کی انقلابی تحریک کے ہر مرحلہ پر نازل ہونے والی آیات کے حوالے سے سیرت طیبہ کے واقعات وحوادث پیش کیے گئے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ قرآن کو نزول کو ترتیب کے ساتھ مرتب نہ کرنے کی وجہ سے قرآن اور سیرت کا تعلق ٹوٹ گیا۔وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے انقلابی جدوجہد کے ہر مرحلہ پر نازل ہونے والی آیات کی بنیاد پر سیرت کو مرتب کیا ہے۔لیکن کتاب کا یہ پہلو بہر حال تشنۂ تحقیق ہے مولف نے آیات کو کس بنیاد پر مرتب کیا ہے۔حضور ﷺ کی زندگی مختلف مراحل پر آیات کو منطبق کرنا مولف کا اپنا ذاتی اجتہاد ہے اور یہ بات واضح ہے کہ ترتیب نزولی کے مطابق قرآن کو مرتب کرنا اس وقت ممکن نہیں ہے (اس کیلئے پرفیسر محمد اجمل کی کتاب قرآن مجید کی نزولی ترتیب میں موجود تمام تفصیلات سے استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ پرتیب نزولی مین قرآن مرتب کرنا ممکن مہین ہے البتہ کتب تفسیر سے استفادہ کرتے ہوئے یہ کام قابل اعتبار ہوسکتا ہے۔

حیات رسول اُمی (۲۳)، مؤلف : خالد مسعود ، سال تالیف: ۲۰۰۳ء، صفحات: ۵۹۷، ناشر: دار التذکیر، لاہور۔یہ کتاب بقول مؤلف اس مقصد کو ملحوظ رکھتے ہوئے لکھی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل انسان ہیں آپ داعی بھی ہیں، سپہ سالار بھی ہیں، معلم بھی، منصف بھی ہیں۔آپؐ مہبط وحی حامل کتاب اللہ،

انسانوں اوران کے خالق کے درمیان ایک واسطہ ہیں آپؐ براہِ راست اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں تھے۔مؤلف نے قدیم سیرت نگاروں کے بارے میں یہ رائے دی ہے کہ حضورؐ کی رسول اللہ ہونے کی حیثیت کے حوالے سے بہت کم واقعات قلمبند کئے ہیں لہذا انہوں نے قرآن ہی کی مدد سے یہ مسئلہ حل کیا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کتب سیرت کی روایات سے بھی بھرپور استفادہ کیا ہے اور سیرت نگاروں کے بیان کردہ واقعات کو ان کی تحقیق کے مطابق قبول کرلیا ہے لیکن جہاں کوئی روایت رسولوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی سنت کے موافق نظر نہیں آئی میں نے اس کا سقم واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

کتب سیرت میں ایک اسلوب یہ ہے کہ رسولؐ کے اسمائے گرامی کے معانی اور ہر اسم گرامی میں پائی جانے والی صفات محمد یہ کو اخلاقِ کریمانہ کی مثالوں سے واضح کیا گیا ہے اس رجحان پر لکھی گئی کتابوں میں محمد نعیم نکوروی کی کتاب شرح اسماء النبی الکریم (مطبوعہ جون ۲۰۰۶ء۔صفحات ۴۸۸) ہے۔اس کتاب میں ایک سو گیارہ اسماء النبی کی تشریح احادیث اور کتب سیرت سے کی گئی ہے۔حضور اکرمؐ سے جذباتی محبت کے اظہار کے ساتھ ساتھ مترادفات کی کثرت ہے۔لیکن مسلکی نقطہ نگاہ کی تائید واثبات میں تاویلات کی گئی ہیں۔اس انداز پر لکھی گئی ایک کتاب اسمائے مصطفیؐ(۲۴)،مؤلف ڈاکٹر طاہر القادری (مطبوعہ ۲۰۰۶ء،ضخامت ۳۵۸ صفحات) ہے۔اس کتاب کے مؤلف مقصد تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آج اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ تعلق بالرسالت کو مستحکم کرنے کے لئے حضور اکرمؐ کی ذات گرامی سے ایسے قلبی وحبی تعلق کا احیاء کیا جائے جس سے اہل ایمان کے قلوب میں آپؐ کی اطاعت ومحبت اور تعظیم وتوقیر کے چراغ روشن ہوں اوران میں آپؐ کے دین کی حقیقی اتباع اور نصرت کا جذبہ پیدا ہو۔

مؤلف، علامہ جلال الدین سیوطی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کا کثیر الاسماء ہونا آپؐ کی عظمت ورفعت اور شان وشوکت کی دلیل ہے۔کتاب کے مقصد تالیف میں قاضی عیاض کے بیان کردہ اس پہلو کو بھی بنیاد بنایا گیا ہے کہ کی ایک اسماء الحسنی اور اسماء النبیؐ میں مماثلت ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اسماء الحسنی میں صفات الٰہیہ ذاتی ہوتی ہیں اور صفات محمد یہ میں یہ صفات عطائی ہیں۔مولانا محمد ثناء اللہ کی کتاب معارف اسم محمد(۲۵) جو حوالہ جات کے بغیر لکھی گئی ہے تبصرہ حیات کی انوار اسماء النبی میں آپؐ کے ناموں کے اعداد، فضائل اور خصائص پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۱۔کتب سیرت کے خلاصے:

چوہدری محمد رفیق نے سید سلیمان ندوی کی سیرت النبیؐ کی سات جلدوں اور قاضی سلیمان منصور پوری کی

رحمۃ للعالمین کی تین جلدوں کا ایک ایک جلد میں مختصر ایڈیشن شائع کئے ہیں۔وہ قارئین جو تفصیلی کتابیں پڑھنے سے قاصر ہیں ان کے لئے یہ ایک اچھی اور مفید کوشش ہے۔نبی اکرمؐ کے پیغام کی نشرواشاعت کا ایک اہم طریقہ یہ ہے کہ آپؐ کے روز مرہ معمولات کو بلاتبصرہ دوسروں تک پہنچایا جائے۔اگر آپؐ کے معمولات کا ہمیں علم ہو جائے اور ان پر ہم اپنے معمولات کا ہمیں علم ہو جائے اور ان پر ہم اپنے معمولاتِ زندگی استوار کرلیں تو انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔اسی طرح کی ایک کتاب سید المرسلین بزبان قرآن، مؤلف سید افتخار حیدر، مطبوعہ مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، صفحات ۳۲۶۔ نبی اکرمؐ کی مکی زندگی، مدنی زندگی، جہاد و قتال، خلق عظیم اور اسوۂ حسنہ کے عنوانات کے تحت کتاب کو تقسیم کیا گیا ہے۔ان کے ذیل میں ذیلی عنوانات ہیں۔کتاب میں مؤلف اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھتے بلکہ کتاب میں موجود ہر عنوان پر قرآن نے آپ کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اسے قرآن کی زبان میں بیان کیا گیا ہے۔مثلاً آپؐ کے اخلاق پر بات کرتے ہوئے صرف ان قرآنی آیات کا ترجمہ پیش کرتے ہیں جو آپؐ کے اخلاق کریمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہجرت اور قیام مرکز کے موضوع پر لکھتے ہوئے ہجرت سے متعلق آیات پیش کی ہیں۔تمام موضوعات پر صرف قرآنی آیات کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔اگر آیات کی عبارت پیش کریں تو کتاب کی قدر اور بڑھ جائے۔اسی طرح کی ایک اور کتاب ''شمائل کبریٰ'' (۲۶) از مولانا مفتی ارشاد احمد قاسمی (تین جلدیں) معمولات نبویؐ مختصر حوالہ جات کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔حوالے بنیادی اور ثانوی کتب سے ملے جلے ہیں۔حوالہ جات نامکمل ہیں بلکہ شائد ہی کوئی مکمل حوالہ موجود ہو نبی کریمؐ کے غزوات کو اختصار سے ذیلی عنوانات کے تحت پیش کیا ہے۔کوئی تخلیقی اور تحقیقی پہلو موجود نہیں۔فقہی مسائل کا بھی تذکرہ نہیں اگرچہ مصنف نے عنوان میں اس پہلو کا تذکرہ کیا ہے۔

سیرت مصطفیؐ اور عصری سائنسی تحقیق (۲۷)۔از ڈاکٹر محمد سلطان شاہ، صوبائی مقابلہ کتب سیرت ۲۰۰۱ء میں شامل تھی۔کتاب کا موضوع اگرچہ منفرد ہے اور بہت سے نئے پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے لیکن حوالہ جات اصل مآخذ سے لینے کی بجائے عصر حاضر کی کتابوں سے بالواسطہ طور پر لئے گئے ہیں۔مثلاً حدیثیں ضیاء النبی اور نقوش وغیرہ سے حاصل کی گئی ہیں۔غلطیاں بھی موجود ہیں۔اس انداز کی ایک کتاب حکیم محمد طارق محمود چغتائی کی سنت نبوی اور جدید سائنس (۲۸) ہے اس میں مختلف سنتوں کی حکمتیں جدید سائنسی تحقیقات کے ساتھ بیان کی گئی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ سائنس اس وقت جو کچھ کر رہی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینکڑوں برس قبل فرما چکے ہیں اور نیز یہ کہ آپؐ کی سنتیں عین سائینٹفک ہیں۔

۱۲۔ کتب سیرت میں قابل ذکر اضافے:

نبی کریمؐ کی عائلی زندگی۔ حافظ محمد سعد اللہ جون ۲۰۰۱ء۔ ۴۰۲ صفحات۔ یہ کتاب نبی اکرمؐ کی سیرت طیبہ کے ایک ہی پہلو اور جو سب سے مشکل پہلو ہے اس پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب مستند مآخذ کی بنیاد پر تحقیق کے جدید اصولوں کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اس میں سیرت کو اس انداز میں پیش کیا گیا ہے جس طرح کے لٹریچر کی اس وقت تشہیر اور نشر واشاعت کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب مستند مآخذ کی بنیاد پر ایک قیمتی اضافہ ہے اور چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ ازدواج اور نکاح کے حوالے سے نکاح کی ضرورت فلسفہ، حضراتِ انبیائے کرام کا اس بارے میں اسوہ، دوسرے باب میں نبی اکرمؐ کے تعدد ازدواج کی حکمت اور فلسفہ پورے بسط وکشاد کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور ان شادیوں کے دینی، سیاسی اور سماجی مقاصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ تیسرے باب میں کاشانہ نبوی کا نظم ونسق کے عنوان کے تحت حضور اکرمؐ کے اندرونِ خانہ اخراجات اور معیار زندگی کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔ چوتھے باب میں حضور اکرمؐ کا بطور شوہر رویہ اور گہرائی میں اتر کر ازدواجی تعلقات میں آپؐ کے اخلاق حسنہ کے بڑے باریک پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ایک شوہر کے لئے اسوہ نبوی کیا ہے پانچویں باب میں بے مثال باپ کی حیثیت سے آپؐ کے اسوہ پر باریک بینی سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ چھٹے باب میں بے مثال آقا کے عنوان سے اپنے زیرِ دستوں سے آپؐ کا مربیانہ اور مشفقانہ اسوۂ حسنہ ایمان افروز انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب بجا طور پر زمانۂ حاضر کے لئے عملی زندگی کے لئے سیرت لٹریچر کا سرمایہ ہے یہ وقت کے تقاضوں اور مسائل اور ضرورت کو ذہن میں رکھتے ہوئے لکھی گئی ہے۔ اس کی تلخیص کر کے لوگوں تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اس کتاب کی غرض وغایت کے بارے میں خود مصنف لکھتے ہیں کہ آپؐ نے اپنی دعوتی عسکری حکومتی، سماجی سیاسی اور منصب نبوت کی جملہ ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے قابلِ رشک، پرمسرت، پرامن اور محبت بھری عائلی زندگی گزارنے کی لاجواب مثال قائم کی۔ اس مثالی نمونہ کو سامنے رکھ کر ہم آج بھی نازک ترین عائلی مسائل حل کر سکتے ہیں۔ اور مغربیت کی طرف مائل اور کشیدگی سے بھرے ہوئے گھریلو ماحول کو امن وسکون، مہر ووفا، خیر خواہی، ہمدردی اور خیر وبرکت کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔ مؤلف نے کتب سیرت سے زیادہ کتب حدیث کے براہِ راست مطالعہ کے بعد زمانہ کے ایک مسئلے کو پیش نظر رکھتے ہوئے کامیاب کاوش کی ہے کتاب حب رسولؐ کے جذبے سے سرشار ہو کر لکھی گئی ہے۔

رسول اکرمؐ کی ازدواجی زندگی (۲۹)۔ غیر مسلم حلقوں کے اعتراضات وشبہات کا علمی وتحقیقی جائزہ از ڈاکٹر حافظ محمد ثانی۔ صفحات: ۲۳۰۔ یہ کتاب بھی تخلیقی وتحقیقی سیرت لٹریچر میں شامل ہے۔ اس کا بنیادی موضوع مستشرقین کے نبی اکرمؐ کے تعدد ازدواج پر اعتراضات کے تناظر میں ہے۔ سب سے پہلے تحریکِ استشراق کے مقاصد اور پس

منظر پر تیس صفحات لکھے ہیں۔اس کے بعد تعدد ازدواج کی تاریخ صفحہ ۵۶ تک بیان کر کے واضح کیا ہے کہ نبی اکرمؐ سے پہلے بھی قدیم مذاہب تعدد ازواج موجود تھا اس کے بعد تمام ازواج مطہرات سے آپؐ کے نکاح کا پس منظر اور اس کے نتائج پر مستند مآخذ کی روشنی میں لکھا ہے۔رسول اکرمؐ کی شادیاں حقائق، اسباب، اثرات کے عنوان کے تحت ۱۷۰ صفحہ تک تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ نبی اکرمؐ کی گھریلو زندگی کے سادہ ترین معیار پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا گیا ہے کہ یہ شادیاں دنیوی زندگی سے لطف اندوز ہونے کے لئے نہیں تھیں بلکہ ان کے مقاصد خالص دینی تھے۔کتاب کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ مصنف نے مستشرقین ہی کے اقوال سے واضح کیا ہے کہ نبی اکرمؐ کا تعدد ازدواج دینی مقاصد کے لئے تھا۔مصنف کا یہ انداز لوہے کو لوہے سے کاٹنے کے مترادف ہے سیرت طیبہ کے ایک اہم پہلو پر موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔

جدید معاشی، معاشرتی مسائل کو زیرِ بحث لانے والی اور تحقیق و تخلیق کے معیارات پر جزوی یا کلی طور پر پورا اترنے والی کتابوں میں یہ کتابیں قابلِ ذکر ہیں۔پروفیسر محمد صدیق قریشی کی کتاب ''پیغمبر حکمت و بصیرت'' (۳۰) میں سیرت طیبہ کی تفصیلات کا اطلاق مسائل پر کیا گیا ہے۔اس میں اکثر مقامات پر احادیث کے صرف تراجم پیش کئے گئے ہیں۔حوالہ جات اکثر جگہوں پر نامکمل ہیں۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی کتاب امت مسلمہ کے مسائل اور ان کا حل سیرت طیبہ کی روشنی میں یہ ڈاکٹر صاحب کا ایک لیکچر ہے جو ۲۰۰۲ء میں شیخ زاید اسلامک سنٹر کراچی میں دیا گیا۔سید عزیز الرحمٰن کی کتاب تعلیمات نبویؐ اور آج کے زندہ مسائل (۳۱) میں آج کے دور کے فکری و عملی مسائل بیان کرنے کے بعد ان مسائل کے حوالے سے تعلیمات نبوی بیان کی گئی ہیں۔ پاکستان میں آپؐ کی تعلیمات کی روشنی میں کس طرح استحکام ہوسکتا ہے، پاکستان میں مثالی نظام تعلیم، نظام احتساب کے قیام، نئے عالمی نظام کی تشکیل اور امت مسلمہ کی ذمہ داریاں، انتہا پسندی کے رجحان کا خاتمہ جیسے موضوعات پر لکھا ہے اس میں حوالہ جات موجود ہیں۔ یہ سیرت ایوارڈ یافتہ سات مقالات کا مجموعہ ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی کی کتاب نبی اکرمؐ بحیثیت مثالی شوہر (۳۲) نبی اکرمؐ کی ازدواجی زندگی کے بارے میں ایک جامع کتاب ہے۔اس میں ایک طرف اسلام میں ازدواجِ مطہرات کے مقام و مرتبہ پر جامع بحث کی گئی ہے اور تعدد ازدواج سماجی مقاصد و حکمتوں کے ساتھ ساتھ مستشرقین سے ایسے لوگوں کے اقتباسات پیش کئے گئے ہیں جنہوں نے اپنے ساتھی مستشرقین کی منفی سوچ کا جوب دیا ہے۔کتاب تحقیق و تخلیق کا مجموعہ ہے۔

عصرِ حاضر کے مسائل کی مناسبت سے سیرت طیبہ پر لکھی گئی کتب میں کتاب ''استحکامِ مملکت اور بدامنی کا

انسداد (تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں)'' ہے۔ یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ معاشرتی وحدت اور تعلیمات نبوی، انسانی حقوق کا تحفظ اور قیام امن، قیام وحدت کے لئے نبی کریمؐ کی عملی کوششیں، استحکام مملکت کے لئے حکومتی ذمہ داریاں اور فساد و بدامنی کا انسداد حدیث نبویؐ کی روشنی میں، اس کتاب کے ابواب کے عنوانات ہیں۔ کتاب بنیادی مآخذ کی روشنی میں جدید اصول تحقیق کے مطابق لکھی گئی اسالیب ہائے تحقیق میں اس کتاب کا شمار اطلاقی تحقیق نبویؐ کا اطلاق موجود فساد، بدامنی کے اسباب وعوامل اور اتحاد و وحدتِ امت پر کیا گیا ہے۔

استحکام پاکستان سیرت طیبہ کی روشنی میں (۳۳)، تجارت کے اصول سیرت طیبہ کی روشنی میں (۳۴)، خانگی اور اسوہ حسنہ، مزدوروں کے حقوق و فرائض تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں (۳۵)، سیرت ایوارڈ یافتہ کتابیں ہیں اور ان میں جدید مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس کی کتاب محبت رسول ﷺ، اہمیت، تقاضے۔ مطبوعہ مئی ۲۰۰۳ء، صفحات ۱۲۳۔ مستند مآخذ کی روشنی میں عالمانہ انداز سے محبت رسول ﷺ کا حقیقی مفہوم، اس کے تقاضے، نبی اکرم ﷺ کا مقام ومنصب۔ ڈاکٹر ہمایوں عباس کی کتاب سماجی بہبود تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں (۳۶) مطبوعہ ۲۰۰۴ء ،صفحات: ۲۰۰ میں نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں رفاہِ عامہ کے منصوبے۔ اس سلسلے میں انسان کے عملی رویے کے بارے میں بنیادی مآخذ کی روشنی میں ایک عصری مسئلے پر بحث کی گئی ہے۔ اختصار و جامعیت کتاب کی نمایاں خصوصیت ہے۔ صوبائی مقابلہ کتب سیرت ۲۰۰۷ء کے مقابلہ میں شریک ایک کتاب ''مذہبی انتہا پسندی اور اس کا تدارک تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں'' (۳۷) مؤلف: ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس، جی سی یونیورسٹی، لاہور۔ مکتبہ جمال کرم سے طبع ہوئی۔ ۹۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ انتہاء پسندی کے انسداد کے لیے تعلیمات نبوی اصل مآخذ کے حوالے کے ساتھ بیان کی ہیں۔ لیکن مذہبی انتہا پسندی کے اسباب ومحرکات میں جہادی کلچر کو بھی انتہاء پسندی کا ایک سبب قرار دیتے ہوئے جن مآخذ پر اس موقف کی بنیاد رکھی ہے وہ مآخذ محل نظر ہیں۔ انتہاء پسندی کے خاتمے کے لئے تجاویز بھی دی ہیں۔ تجاویز میں فساد کے خاتمے کے لئے کتاب وسنت کی تعلیمات پیش کی ہیں۔ صوبائی انعامی مقابلہ کتب سیرت ۲۰۰۲ء میں شامل ایک کتاب پاکستان کے لئے مثالی نظام تعلیم کی تشکیل (۳۸)، مؤلف ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی پاکستان کے تعلیمی نظام اور یہاں کے تعلیمی مسائل کے بارے میں تفصیل سے روشی ڈالی گئی ہے۔ تحقیق کے اصولوں کے مطابق لکھی گئی۔ اس کتاب کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ عصری تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے سیرۃ طیبہ سے راہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کتاب کو اول انعام کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ ۲۰۰۳ء کے صوبائی مقابلہ کتب سیرت میں ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی کی کتاب اسلام کا نظام حیات (۳۹) اول انعام کی

مستحق ٹھہری۔ اس کتاب میں عصر حاضر کے متعدد مسائل پر سیرت طیبہ سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اگرچہ حوالہ جات موجود ہیں لیکن اصلاح طلب پہلو بھی موجود ہیں۔ بہت سے حوالہ جات نامکمل ہیں محض واقعات نگاری ہی نہیں بلکہ سیرت طیبہ سے زندگی کے بنیادی مسائل پر راہنمائی حاصل کرنے کے لئے کتاب مفید مواد پر مبنی ہے۔ کمپوزنگ کی اغلاط بھی موجود ہیں۔ اس میں بتیس ابواب میں عقائد، عبارات، سیاسیات، معاشریات، معاشیات، حقوق نسواں وغیرہ کے حوالے سے عصائل، رجحانات اور افکار کو ذہن میں رکھتے ہوئے سیرت طیبہ کا پیغام اسلامی ماخذ کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے ایک ایسا قاری جس کے ذہن میں عصرِ حاضر کے پیدا کردہ مسائل اور الجھاؤ موجود ہے، سیرت طیبہ کا پیغام سادہ اور مدلل انداز سے پیش کیا گیا ہے۔ ۲۰۰۴ء کے مقابلہ کتب سیرت میں پہلا انعام ڈاکٹر لیاقت علی خاں نیازی کی کتاب نبی اکرمؐ بطور راہبر تقوی کو ملا۔ موضوع کی وسعت، مضامین کا تنوع، سہل عبارت اس کتاب کی خصوصیات ہیں۔

کتب سیرت کے مقابلہ ۲۰۰۷ء میں شامل ایک کتاب آنحضرتؐ کی تعلیمی پالیسی (۴۱)۔ مؤلف: ڈاکٹر محمد گجر خان غزل کاشمیری شعبہ نشر واشاعت اقراء تدریب الاطفال، لاہور سے شائع شدہ ہے۔ ۲۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو ۲۰۰۷ء میں صوبائی مقابلہ کتب سیرت (صوبائی محکمہ اوقاف) کی جانب سے اول انعام ملا ہے۔ بڑی حد تک تحقیق کے اصولوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے لیکن بہت سے مقامات پر ان کا خیال نہیں رکھا گیا۔ مصنف کے ذہن میں جدید طریقہ ہائے تدریس ہیں اور ان طریقوں کی تائید میں انہوں نے تعلیم وتعلم کے حوالے سے آپؐ کی ہدایات حاصل کی ہے اور واضح کیا ہے کہ نبی کریمؐ نے آج کے دور میں رائج تمام طریقہ ہائے تدریس کی بنیادیں فراہم کی ہیں۔ عصر حاضر کے حوالے سے ایک مفید کتاب ہے۔

محمد رفیق ڈوگر کی کتاب ''الامین'' (۴۲) کی دوسری اور تیسری جلد اس دورانیہ میں منظر عام پر آئی ہے۔ مصنف کا انداز بڑا جارحانہ ہے۔ بے احتیاطی پر مبنی فقرات موجود ہیں قدیم مفسرین اور سیرت نگاروں پر محض اپنے فہم کے حساب سے تنقید کرتے ہیں البتہ تحقیق کرنے کی طرف اشارات دیئے ہیں۔ کتاب تعمیری سے زیادہ تنقید کا رجحان رکھتی ہے۔ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جھلکتی ہے۔ جامع کتاب ہے۔ سابقہ کتب کا جوہر ہے۔

حافظ محمد سعد اللہ کی کتاب حب رسولؐ اور صحابہ کرامؓ (مظاہر محبت) (۴۳) مطبوعہ ''زاویہ'' لاہور، (۲۰۰۷ء) صفحات ۴۰۰ کا تعارف خود مؤلف کتاب ان الفاظ میں کرواتے ہیں کہ ''اگرچہ یہ کتاب اجتہادی اور تخلیقی نوعیت کی تو نہیں لیکن بفضلہ تعالیٰ اپنے موضوع پر علمی، تحقیقی اور عملی افادیت سے خالی بھی نہیں۔'' نبی اکرمؐ کے ساتھ صحابہؓ کی محبت کے مظاہر، واقعات وروایات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ مستند ماخذ بلکہ صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث سے

اخذ کیا گیا ہے کوئی روایت مستند و مکمل حوالہ کے بغیر نہیں کی گئی۔ مؤلف نے صحابہؓ کے ان مظاہر محبت کو من وعن نقل کیا ہے اپنی طرف سے کوئی حاشیہ آرائی نہیں کی۔ مظاہر حق کے حوالے سے کتاب میں پانچ عنوانات سے بحث کی گئی ہے۔

۱۔ عقیدت و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ دفاع و حفاظت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ اطاعت و اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۴۔ تعظیم و توقیر رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۵۔ تبرک بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم

اس سے قبل حب رسول کی ضرورت اور عملی تقاضے کے عنوان کے تحت ۵۶ صفحات پر مشتمل ایک مقدمہ تحریر کیا ہے۔ مؤلف لکھتے ہیں کہ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں صحابہ کرام سے زیادہ محبت رسولؐ کا دعوی خود فریبی کے مترادف ہے۔ کتاب کے حرف اول میں مؤلف نے حب رسولؐ کے اظہار میں مسلمانوں کے افراط و تفریط میں مبتلا ہو جانے کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک گروہ نے حب رسول کو صرف اطاعت و اتباع رسول تک محدود کر دیا ہے جب کہ دوسری جانب ایک دوسرے طبقہ نے رسمی، موسمی اور نمائشی محفلوں کے انعقاد پر اکتفا کر لیا ہے اور شریعت و سنت کی اتباع اور اسوۂ رسولؐ کی پیروی کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

۲۰۰۱ء اور ۲۰۰۷ء کے درمیان پاکستان کے سیرت لٹریچر میں ایک گراں بہا اضافہ مقالاتِ سیرت نبویؐ دو جلدوں میں ہے۔ یہ دو جلدیں پہلی سہ روزہ بین الاقوامی سیرت کانفرنس منعقدہ ۱۳-۱۱ فروری ۲۰۰۶ء میں پڑھے گئے مقالات پر مشتمل ہیں۔ دونوں جلدوں میں ملک اور بیرون ملک کے سکالرز کے ۳۹ قیمتی مقالات شامل کئے گئے ہیں۔ یہ مقالات تحقیق و تخلیق کا امتزاج ہیں یہ مقالات سیرت چیئر، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور کے زیر اہتمام شائع ہوئے اور انہیں مسندِ سیرت اسلامیہ یونیورسٹی کے ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر نے مرتب کیا ہے۔ دو جلدوں پر مشتمل اس کاوش کو سیرت کے موضوع پر ایک تحقیقی و تخلیقی دستاویز کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے اس میں عصرِ حاضر کے مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب کے اندر موجود مقالات جہاں ملک کے چوٹی کے فضلاء کے علم و فضل کی ایک جھلک پیش کرتے ہیں وہاں ان مضامین میں تنوع بھی موجود ہے۔ سیرت کی اہمیت، سیرت نگاری، سیرت نگاری کی ضرورت و اہمیت، اس کے مآخذ، نبی کریمؐ کے معاشرتی، معاشی، سیاسی تعلیمی و تربیتی اسوۂ پر مقالات موجود ہیں۔ عصر حاضر کے معاشی و سیاسی اور معاشرتی مسائل پر بھی سیرت طیبہ کی روشنی میں مقالات موجود ہیں۔ اعتدال

پسندی کے فروغ، غربت و افلاس اور معاشرتی خرابیوں کے انسداد کے لئے اسوۂ حسنہ پر بھی مقالات موجود ہیں۔
۱۹۹۷ء سے ۲۰۰۴ء تک مرکزی وزارت مذہبی امور کے تحت قومی سیرت کانفرنس میں پیش کئے گئے مقالات پر مشتمل کتاب ''تعلیمات نبوی اور آج کے زندہ مسائل'' (۴۴) کے عنوان سے سید عزیز الرحمٰن کی مرتب کردہ ۳۹۹ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مندرجہ ذیل عناوین پر مشتمل ہے:

۱۔ تعمیر شخصیت و فلاح انسانیت اطاعت رسول اور سیرت طیبہ کی روشنی میں، ۱۹۹۶ء
۲۔ استحکام پاکستان کے لئے بہترین راہنمائی سیرت طیبہ سے حاصل ہو سکتی ہے، ۱۹۹۷ء
۳۔ عدم برداشت کا قومی اور بین الاقوامی رجحان اور تعلیمات نبویؐ، ۱۹۹۹ء
۴۔ بے لاگ احتساب سیرت طیبہ کی روشنی میں، ۲۰۰۰ء
۵۔ پاکستان کے لئے مثالی نظام تعلیم کی تشکیل اور امت مسلمہ کی ذمہ دار یا تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں، ۲۰۰۳ء
۶۔ نئے عالمی نظام کی تشکیل اور امتِ مسلمہ کی ذمہ دار یا تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں، ۲۰۰۳ء
۷۔ عصر حاضر میں مذہبی انتہا پسندی کا رجحان اور اس کا خاتمہ، تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں، ۲۰۰۴ء

محکمہ اوقاف (پنجاب) کے تحت صوبائی مقابلوں ۲۰۰۱ء سے ۲۰۰۷ء تک معرضِ تحریر میں آنے والی کتابوں کا اگر تحقیق و تخلیق کے مسلمہ اصولوں کو پیش نظر رکھ کر تجزیہ کیا جائے تو ہم اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں کہ اصل معیار کو حاصل کرنے کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اگر موضوعات اور عصر حاضر کے مسائل کے اعتبار سے نظام تعلیم، اسلام کا سماجی و معاشرتی خصوصاً عائلی نظام، رواداری، دہشت گردی کی مذمت جیسے موضوعات پر کتب لکھی گئی ہیں لیکن تحقیقی پہلو خاصا نظر انداز کیا گیا ہے۔

چند سفارشات و تجاویز:

سیرت طیبہؐ کے پیغام کی نشر و اشاعت کے حوالے سے کچھ کام ملتِ اسلامیہ کی بنیادی ذمہ داری ہیں۔ ان میں یہ کام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں:

۱۔ معاشرے کے مختلف طبقات مثلاً اساتذہ کرام، طلبہ، تاجر، انتظامیہ کے اعلیٰ افسران، مقننہ کے ممبران، وکلاء، عدلیہ میں مختلف مناصب پر فائز افسران وغیرہ کے لئے ان کے فرائض سے متعلق احادیث معہ ترجمہ اور سیرت طیبہؐ کے اہم واقعات پمفلٹ کی شکل میں شائع کئے جائیں۔ یہ کتابچے حوالہ جات کے ساتھ طبع کر کے سول سروس اکیڈمیز، پولیس اور فوجی افسران کی تربیت کے اداروں کے نصابات میں شامل کئے جائیں۔

۲۔ وہ ادارے جہاں اعلیٰ سطح کے سرکاری افسران کی تربیت ہوتی ہے ان اداروں کے لئے نبی اکرمؐ کی وہ تعلیمات جو ان کے فرائض کی بجا آوری، عوام سے ان کے رویئے، احساسِ ذمہ داری، سرکاری عہدہ کا امانت ہونے کا تصور وغیرہ سے تعلق رکھتی ہیں ان پر خصوصی کتابچے شامل نصاب کئے جائیں ان حضرات کے لئے اعلیٰ درجہ کے سیمینار اور خصوصی لیکچرز کا اہتمام کر کے ان میں جب رسولؐ اور اس کے عملی زندگی میں مظاہرہ کرنے کا زیادہ سے زیادہ بندوبست کیا جائے۔

۳۔ خصوصاً مالیات سے تعلق رکھنے والے سرکاری افسران کے لئے سیرۃ طیبہ کی تعلیمات پر مشتمل کتابچے شائع کئے جائیں۔ ان شعبوں سے متعلق افسران کے فرائض کی نزاکت، ملکی خزانے کے امانت ہونے کے بارے فرامین نبویؐ، اس شعبے کی حساسیت کا احساس دلانے والے واقعات وفرامین نبویؐ کے مجموعے تیار کئے جائیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عصر حاضر کے عملی مسائل اور پیچیدگیوں کو سیرت طیبہ کی روشنی میں واضح کیا جائے۔

۴۔ معاشرے کے وہ طبقات جن کے حقوق عموماً ادا کرنے سے احتراز کیا جاتا ہے مثلاً عورتیں، مزدور، زمیندار، اقلیتیں، چھوٹے ملازمین وغیرہ کے حقوق کے بارے میں نبی اکرمؐ کے فرامین اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ سے مثالوں پر مبنی مختصر لٹریچر طبع کروا کے اساتذہ، علماء اور طلبہ سے رضا کارانہ خدمات حاصل کر کے تدریسی انداز سے یہ مواد ان طبقوں کے علم میں لایا جائے تاکہ انہیں معلوم ہو کہ اسلام کمزوروں کے حقوق کا دم بھرنے والا دین ہے۔

۵۔ عصرِ حاضر میں اسلام پر اہلِ مغرب کے اعتراضات کے حوالے سے مسلمانوں کی ذہنی تربیت کے لئے تشدد پسند، انتہا پسندی، دہشت گردی، تنگ نظر، انسانی حقوق، آزادی رائے، رواداری، امن پسندی اور اس جیسے دیگر موضوعات پر مختصر انداز سے فرامینِ نبویؐ اور اسوۂ حسنہ سے مثالوں پر مشتمل کتابچے شائع کئے جائیں۔ مختلف دفاتر اور اداروں میں معتدل مزاج اسلامی سکالرز ان موضوعات پر لیکچر دیں۔

پاکستان میں چھپنے والی کتب سیرت کے معیار کا اگر جدید تقاضوں، عصرِ حاضر کے ذہنی وفکری رجحانات، معاشی، معاشرتی، سیاسی انفرادی اور اجتماعی اور بین الاقوامی ضروریات اور جدید اصول تحقیق کے معیارات کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اردو سیرت نگاری میں ابھی کچھ کرنا باقی ہے۔ اس سلسلے میں پاکستان کی جامعات کے سیرت کے شعبہ جات Leading رول ادا کر سکتے ہیں۔ سب سے ضروری مسئلہ یہ ہے کہ سیرت النبیؐ کے نئے عنوانات، موضوعات اور نئے افق تلاش کئے جائیں۔ مختلف ادارات مثلاً اسلامی نظریاتی کونسل، وفاقی شرعی عدالت، پاکستان اور صوبوں کی بار کونسلیں، چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری، آرمی کے ادارات، نیپا، سول سروس اکیڈمی، اساتذہ کے تربیتی ادارے، یونیورسٹیوں میں پبلک ایڈمنسٹریشن اور اس طرح کے دیگر اداروں کے ساتھ رابطہ

رکھا جائے۔انہیں درپیش علمی وفکری مسائل کے حوالے سے ان سے نئے موضوعات معلوم کیے جائیں اور ان نئے موضوعات پر یونیورسٹی کی مختلف سطحوں ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی میں تحقیقی مقالات لکھوائے جائیں۔اس سلسلے میں کوئی دوسری رائے نہیں ہونی چاہیے کہ سیرت نگاری کو تحقیق اور تخلیق کی راہ پر چلانے کی ذمہ داری یونیورسٹیوں میں قائم شعبہ ہائے سیرت کی ہے۔انہوں نے سیرت نگاری کی نئی جہات دریافت کرنی ہیں۔ملکی اور بین الاقوامی حالات ومسائل، تقاضوں اور ضروریات کا اندازہ لگانا اور ان کی مناسبت سے سیرت نگاروں کو نئے عنوانات پر اہلِ علم کو کام پر لگانا ہے۔

سیرت نگاری کے کام کو تحقیق اور تخلیق کے جدید خطوط پر چلانے کے سلسلے میں پنجاب یونیورسٹی شعبہ اسلامیات کے بورڈ آف سٹڈیز سے ایک تجویز منظور ہوئی ہے کہ سیرت سٹڈیز کے لئے یونیورسٹیوں کی مسند ہائے سیرت کے پروفیسروں پر مشتمل ایک بورڈ تشکیل دیا جائے جو مذکورہ بالا کردار ادا کرے۔اس کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے اہم کام یونیورسٹیوں کے شعبہ ہائے سیرت نے سرانجام دینے ہیں۔راقم کے خیال میں ان میں سے چند اہم کام یہ ہیں:

ا۔سیرت النبیؐ پر ایک جامع انسائیکلوپیڈیا:

سیرت النبیؐ کے حوالے سے سیرت النبیؐ کا ایک جامع انسائیکلوپیڈیا مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔میری معلومات کے مطابق اس سلسلے میں بعض ادارے ایسا پروگرام ہی مرتب کر چکے ہیں۔امید کی اجئے گی کہ یہ کام اسی معیار پر ہوگا جو دائرۃ المعارف کا تقاضا ہوتا ہے۔

۲۔سیرت النبیؐ کا انڈکس

سیرت النبیؐ کا انڈکس تیار کرنے کی بھی ضرورت ہے۔اس سلسلے میں میری رائے یہ ہے کہ عصری مسائل، عصری اصطلاحات، جدید علوم، تہذیب وثقافت، تاریخ، معاشرت، معیشت، سیاست کے حوالے سے جدید عنوانات ،اصطلاحات پر مشتمل ایک انڈکس تیار کیا جائے۔آج سے کئی برس قبل پنجاب یونیورسٹی کے اساتذہ پر مشتمل ایک کمیٹی کی طرف سے تیار کردہ اس منصوبے کی منظوری ہوئی تھی۔ابتدائی کام ہوا لیکن اس کے بعد یہ منصوبہ منظر سے غائب ہوگیا۔اس کے احیاء کی ضرورت ہے۔

اسلام، اصطلاحات کے اعتبار سے بھی خودکفیل ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ قرآن وسنت میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کو علمی اور عملی حلقوں میں استعمال نہیں کیا گیا نہ ہی ان اسلامی اصطلاحات کو خود قرآن، سنت اور سیرت طیبہ کی روشنی میں تعریف کی گئی ہے اصطلاحات کو اگر کھلا چھوڑ دیا جائے اور ان کی متعین تعریف نہ کی جائے تو

ہر شخص ان اصطلاحات کی من مانی تعریف کر کے ان اصطلاحات کو من مانی تاویل کر لے گا اس لئے سیرت بورڈ یہ بھی فریضہ سرانجام دے کہ حدیث اور سیرت طیبہ کی اصطلاحات کی متعین تعریفات کریں اور انہیں اسلامی علوم و تحقیقات میں استعمال کیا جائے۔اس بورڈ کو اردو زبان کے فروغ کے لئے قائم ''مقتدرہ قومی زبان'' کا کردار کرتے ہوئے سیرت کے فروغ میں کام کرنا چاہیے۔تخلیق سے میری مراد ہے کہ معاشی یا سیاسی شعبے یا کسی عصری فکری مسئلے پر سیرت طیبہؐ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔صوبائی محکمہ اوقاف پنجاب اور مرکزی وزارت مذہبی امور کے زیر انتظام سیرت النبیؐ پر لکھی گئی کتب کے مقابلے میں شرکت کرنے والی کتابوں میں کئی کتابیں تحقیق اور تخلیق کے معیار پر پوری اترتی ہیں ان کتابوں میں کسی ایک موضوع مثلاً رواداری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازدواج پر مستشرقین کے اعتراضات اور ان کے علمی و عقلی جوابات، سیرت طیبہ کی روشنی میں اسلام کے نظام تعلیم پر بڑی گرانقدر تحقیقات ملتی ہیں۔مقابلوں میں شامل اکثر کتابیں تحقیقی پہلو سے بہت کمزور ہیں۔

۳۔امہات الکتب کے تراجم:

پاکستان میں اسلامیات کی سکالر شپ کے حوالے سے یہ ایک افسوسناک یا پریشان کن پہلو ہے کہ اسلامیات کے سکالرز کا ایک بڑا طبقہ عربی بنیادی کتب پڑھنے میں دقت محسوس کرتا ہے۔اب دو ہی راہیں ہیں کہ یہ حضرات عربی میں مہارت حاصل کریں اور سیرت کے مآخذ سے براہ راست استفادہ کی اہلیت اپنے اندر پیدا کریں یا ایک طویل المدت منصوبے کے تحت سیرت کی دو بنیادی کتب کے تراجم کا بندوبست کیا جائے۔

۴۔مستشرقین اور مطالعہ سیرت:

مستشرقین کے حوالے سے سیرت النبیؐ پر لکھنے کی بھی اشد ضرورت ہے اس شعبے میں انگریزی میں اگرچہ مواد کسی نہ کسی حد تک موجود ہے لیکن اردو خواں طبقہ کے لئے معیاری مواد موجود نہیں۔اس بات کی ضرورت ہے کہ مستشرقین کا سیرت کے حوالے سے رویہ اندازِ فکر اور ان کے نقطہ نگاہ کا مؤثر جواب اردو زبان میں مہیا کیا جائے۔

۵۔مستشرقین کی کتابوں کے تراجم:

مستشرقین کی کتابوں کے اردو زبان میں تراجم کیے جائیں تاکہ اردو دان ان کے نظریات کو بآسانی سمجھ سکیں۔

۶۔یونیورسٹیوں میں قائم سیرت النبیؐ کے شعبہ جات:

ایک اہم کام یہ بھی کریں کہ اسلامیات کے شعبوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے ذریعے مختلف علاقوں کے علماء کے ایسے لٹریچر کا کھوج لگائیں جو ابھی تک غیر مطبوع پڑا ہے۔علومِ طبعیہ کے حوالے سے احادیث

نبویہ کا انڈکس بھی اس کا بھی حصہ ہو۔ سیرت طیبہ اور احادیث مبارکہ کی Reorientation of Knowlwedge کے مقصد کے تحت سماجی علوم میں خصوصی طور پر کام کروانے کی ضرورت ہے۔

۷۔استخفاف حدیث کا چیلنج:

سیرت طیبہ کو اس وقت ایک چیلنج درپیش ہے جو اب انکارِ حدیث سے بھی زیادہ خطرناک ہے جسے استخفاف حدیث کہا جاسکتا ہے یہ گروہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور آپؐ کے عملی نمونہ کو اس طرح غیر ضروری قرار دیتا ہے کہ عملی طور پر نبی کریمؐ کی سیرت طیبہ کا ایک مسلمان سے تعلق بالکل کٹ جاتا ہے۔ اس نئے تناظر میں اس طبقے کی فکری بنیادوں کو منہدم کرتے ہوئے سیرت طیبہ کو ایک نئے اسلوب سے پیش کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

۸۔سیرت طیبہ کی منظم نشرواشاعت:

اگر ہم سیرت طیبہ کی نشرواشاعت مؤثر اور منظم طور پر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں لازمی طور پر یہ کام آج کے دور کے انسانوں کے اندازِ فکر اور ان کے مسائل اور تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے کرنا ہوگا۔ ایسا لٹریچر جس میں کسی زمانے کے لوگوں کے اندازِ فکر، ان کے ذہنی رجحان و افتاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسلوبِ استدلال اختیار نہ کیا گیا ہو اور اس دور کے مسائل کا قابلِ قبول حل اور تشفی بخش جواب نہ دیا گیا ہو، وہ لٹریچر کبھی بھی نہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرواسکتا ہے اور نہ کوئی مؤثر کردار ادا کرسکتا ہے۔ لہٰذا سیرت طیبہ کے مؤثر ابلاغ کے لئے ضروری ہے کہ ایک طرف ہم سیرت نگاری اور ابلاغ سیرت کے مختلف اسالیب کا جائزہ لیں اور اس لٹریچر کی درجہ بندی کریں اور ساتھ ہی عصر حاضر کے مسائل و رجحانات کا بھی جائزہ لیں اور پھر فیصلہ کریں کہ ابلاغِ سیرت کے سلسلے میں ہماری کاوشیں کس حد تک وقت کی ضرورت کے مطابق ہیں اور آئندہ ہمیں سیرت نگاری کے اسالیب میں کس چیز کا اضافہ وترمیم کرنی چاہیے۔

حواشی وحوالہ جات

(۱) معجزاتِ مصطفیٰ ﷺ ، محمد اکرم مدنی، پروفیسر، مطبوعہ ۲۰۰۶ء

(۲) حسن سراپائے رسول، محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، ادارہ منہاج القرآن، لاہور

(۳) سیارہ ڈائجسٹ، رسول نمبر، مرتبہ امجد رؤف خان

(۴) حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی مترجم: علامہ ذوالفقار علی، ضیاء القرآن، لاہور

(۵) بعثت نبوی ﷺ کی پیشین گوئیاں، مترجم: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری، دار الکتاب، لاہور۔۲۰۰۴ء

(۶) محمد ﷺ ہندو کتابوں میں، ابن الاکبر اعظمی، دار الاندلس، لاہور۔ ۲۰۰۶ء

(۷) مقام رسول ﷺ اپنے اور غیروں کی نظر میں، محمد اکرم کمبوہ، دار الکتاب، لاہور، ۲۰۰۵ء

ذکر محمد آسمانی صحیفوں میں۔تالیف وترجمہ محمد یحییٰ خان، نگارشات پبلشرز، لاہور، سال طباعت ۲۰۰۵ء

خصائص النبی، حافظ زاہد علی، راحت پبلشرز لاہور، ۲۰۰۳ء

شہر مدینہ اور زیارت رسول (خصائص وفضائل) ڈاکٹر محمد طاہر القادری، منہاج القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۰۲ء

عیقدہ علم غیب، داکٹر محمد طاہر القادری، منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۱ء

''انقلاب مکہ''، سیرت نبوی، نزول قرآن کی روشنی میں، (مؤلف: الطاف جاوید، فکشن ہاؤس، لاہور، سال: ۲۰۰۲ء، صفحات: ۵۰۷)

سید المرسلین بزبان قرآن، مؤلف سید افتخار حیدر، مطبوعہ مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، ۲۰۰۲ء

ڈاکٹر ذوالفقار کاظم کی کتاب محمد عربی انسائیکلوپیڈیا، لاہور، بیت العلوم، صفحات ۷۴۱

جلوۂ فاران، عنایت اللہ سبحانی، لاہور، اسلامک پبلی کیشنز، ۲۰۰۰ء، کل صفحات ۳۰۴

(۸) محمد ﷺ کیرن آرم اسٹرانگ، مترجم: محمد عاصم بٹ، تخلیقات، لاہور۔۲۰۰۵ء

(۹) خاتم النبیین ﷺ ، ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی، سنگ میل، لاہور۔۲۰۰۵ء

(۱۰) جب حضور ﷺ آئے، محمد متین خالد، فاتح پبلشرز، لاہور۔۲۰۰۱ء

(۱۱) قرآن جہاد اور آنحضور ﷺ کی جنگی حکمتیں، پروفیسر خالد پرویز، حق پبلی کیشنز، لاہور۔۲۰۰۲ء

(۱۲) رسولِ اکرم ﷺ کا دستر خوان، پروفیسر شیریں زادہ خدوخیل، الفیصل، لاہور۔۲۰۰۳ء

(۱۳) رسول اللہ ﷺ کی عظمت، مولانا طارق جمیل، دار الکتاب، لاہور۔۲۰۰۷ء

(۱۴) سیرت النبی ﷺ کے درخشاں پہلو، محمد عاصم زبیر، مکتبہ الحرم، لاہور۔۲۰۰۶ء

(۱۵) اطلس سیرت نبوی، ڈاکٹر شوقی خلیل، مترجم: حافظ محمد امین/توضیح واضافہ محسن فارانی، دارالسلام، لاہور۔۲۰۰۵ء

(۱۶) فرہنگ سیرت، سید فضل الرحمٰن، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی،۲۰۰۳ء

(۱۷) سیرت النبی ﷺ انسائیکلوپیڈیا، عرفان احمد، زم زم پبلشرز، کراچی۔۲۰۰۲ء

(۱۸) خطبات سیرت، ڈاکٹر سید سلمان ندوی، معہدام القریٰ جامعہ اشرفیہ، لاہور۔۲۰۰۵ء

(۱۹) خاتم النبین ﷺ، حکیم محمود احمد ظفر، تخلیقات، لاہور۔۲۰۰۱ء

(۲۰) رحمت دارین ﷺ، طالب ہاشمی، القمرانٹر پرائز، لاہور۔۲۰۰۴ء

(۲۱) پیغمبر اسلام اور اخلاق حسنہ، حافظ زاہد علی، راحت پبلشرز، لاہور۔ء۲۰۰۶ء

(۲۲) محمد رسول اللہ ﷺ، ایک آفاقی پیغمبر، پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم رانا، بیکن بکس، ملتان،۲۰۰۲ء

(۲۳) حیات رسول امی ﷺ، خالد مسعود، دارالتذکیر، لاہور،۲۰۰۴ء

(۲۴) اسمائے مصطفیٰ ﷺ، ڈاکٹر محمد طاہر القادری، منہاج القرآن، لاہور۔۲۰۰۲ء

(۲۵) معارف اسم محمد، مولانا محمد ثناء اللہ شجاع بادی، دارالکتاب، لاہور۔۲۰۰۵ء

(۲۶) شمائل کبریٰ، مفتی محمد ارشاد احمد قاسمی، زم زم پبلشرز، کراچی۔۲۰۰۰ء/ ۹ جلدیں

(۲۷) سیرت مصطفیٰ ﷺ اور عصری سائنسی تحقیق، ڈاکٹر محمد سلطان شاہ، بزم رضویہ، لاہور۔۲۰۰۰ء

(۲۸) پُرسکون زندگی کی تلاش، نبوی طریقے اور جدید سائنس، حکیم طارق محمود چغتائی، علم وعرفان، لاہور۔۲۰۰۱ء

(۲۹) رسول اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی، ڈاکٹر حافظ محمد ثانی، دارالاشاعت، کراچی۔۲۰۰۴ء

(۳۰) پیغمبر حکمت وبصیرت، پروفیسر محمد صدیق قریشی، الفیصل پبلشرز، لاہور۔۲۰۰۵ء

(۳۱) تعلیمات نبوی ﷺ اور آج کے زندہ مسائل، سید عزیز الرحمٰن، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی۔۲۰۰۵ء

(۳۲) نبی کریم ﷺ بحیثیت مثالی شوہر، پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، شیخ زید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب۔۲۰۰۳ء

(۳۳) تجارت کے اصول، سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، سید عزیز الرحمٰن، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی،۲۰۰۴ء

(۳۴) خانگی زندگی اور اسوۂ حسنہ، سید عزیز الرحمٰن، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی،۲۰۰۴ء

(۳۵) مزدوروں کے حقوق وفرائض سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، سید عزیز الرحمٰن، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی ،۲۰۰۴ء

(۳۶) سماجی بہبود تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس، مکتبہ جمال کرم، لاہور۔۲۰۰۴ء

(۳۷) مذہبی انتہا پسندی اور اس کا تدارک تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس، مکتبہ جمال کرم، لاہور۔۲۰۰۶ء

(۳۸) پاکستان کے لئے مثالی نظام تعلیم کی تشکیل، سیرت طیبہ کی روشنی میں، ڈاکٹر لیاقت علی خاں نیازی، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۲ء

(۳۹) اسلام کا نظام حیات، سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں، ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی، سنگ میل، لاہور۔ ۲۰۰۲ء

(۴۰) نبی اکرم ﷺ بطور رہبر تقویٰ، ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی، سنگ میل پبلی کیشنز۔ لاہور۔ ۲۰۰۴ء

(۴۱) آنحضرت ﷺ کی تعلیمی پالیسی، پروفیسر ڈاکٹر محمد گجر خان غزل کاشمیری، اقرأ تدریب الأطفال، لاہور، ۲۰۰۶ء

(۴۲) الامین ﷺ، محمد رفیق ڈوگر، دید شنید پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۰ء

(۴۳) حب رسولؐ اور صحابہ کرامؓ (مظاہر محبت) حافظ محمد سعد اللہ، مطبوعہ زاویہ، لاہور، ۲۰۰۷ء

(۴۴) تعلیمات نبوی ﷺ اور آج کے زندہ مسائل، سید عزیز الرحمٰن، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی، ۲۰۰۵ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆